© rasailojaraid.com

سود کے بارے میں سرکاری موقف کے متعلق

اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کا ردعمل

ملتان (پریس ریلیز) ملک کے تمام دینی مدارس وجامعات کی تنظیمات اور وفاقوں پر مشتمل "اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان" کے رہنماؤں مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد حنیف جالندھری، مفتی عبدالقیوم ہزاروی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، پروفیسر ساجد میر، میاں نعیم الرحمٰن، مولانا گوہر رحمان، مولانا عبدالمالک، علامہ ریاض حسین نے حکومت کے اس مؤقف کی پُرزور مذمت کی ہے کہ سود کو حرام قرار دینے کی صورت میں ملکی معیشت تباہ ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ پچپن سال سے پاکستان میں سودی نظام معیشت مسلط ہے جس کے نتیجے میں ملک ۳۶ ارب ڈالر کا مقروض ہو چکا ہے اور بجٹ کا کثیر حصہ صرف قرضوں کا سود ادا کرنے میں ہی خرچ ہو جاتا ہے جبکہ پاکستان کے غریب عوام کی اکثریت صحت تعلیم اور پانی جیسی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ اگر ملک سودی نظام کی لعنت سے پاک ہوتا اور جو سرمایہ سودی قسطیں ادا کرنے پر خرچ کیا جاتا ہے وہ قوم کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جاتا تو آج پاکستان میں کوئی شخص بنیادی ضرورتوں سے محروم نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ وزراء اور حکومتی ترجمان قوم کو دھوکہ دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ رات ہی رات میں پورے نظام کو بدلنا ممکن نہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سود کے خلاف عدالتی فیصلہ بیس سال پہلے کا ہے۔ اس قدر طویل عرصہ میں اگر حکومت نیک نیتی کے ساتھ سودی قوانین کو بدلنا چاہتی تو انہیں باآسانی تبدیل کر سکتی تھی۔

انہوں نے کہا کہ گزشتہ برس سپریم کورٹ نے سود کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے حکومت کو ہدایت کی تھی کہ وہ بینکوں کے اعلیٰ افسران کو اسلامی نظام بینکاری سے روشناس کرائے مگر ایک سال گزر جانے کے باوجود حکومت نے اس کا کوئی انتظام نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت غیر سودی نظام لانے میں مخلص نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا کہنا ہے کہ سودی نظام معیشت کے خاتمے کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ غیر ملکی سود ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد ملکی سطح پر سود کے خاتمہ کے لیے بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا جس کا ثبوت یہ ہے کہ وفاقی حکومت صوبوں کو جو قرض دیتی ہے یا "ہاؤس بلڈنگ فنانس" جو قرضے جاری کرتا ہے یا حکومت سرکاری ملازمین کو جو قرض دیتی ہے ان پر باقاعدہ سود وصول کیا جاتا ہے۔ اگر بیرونی قرضوں پر حکومت سود دینے پر مجبور ہے تو ملکی سطح پر سود ختم کرنے میں تو کوئی مجبوری نہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اپنے ایک حکم نامہ میں تمام بینکوں کو یکم جولائی ۱۹۸۵ء سے ۱۵ قوانین کو تبدیل کرنے کا حکم دیا تھا تاکہ اسلامی نظام معیشت کی سمت قدم اٹھایا جا سکے مگر بینکوں نے ایک بھی قانون تبدیل نہ کیا جس سے حکومت کی بدنیتی واضح ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آچکا ہے کہ قوم سود کے ظالمانہ نظام معیشت کے خلاف پوری قوت سے اٹھ کھڑی ہو اور اسے ختم کر کے دم لے۔

(مولانا) محمد حنیف جالندھری رابطہ سیکریٹری اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان
مہتمم خیر المدارس اورنگ زیب روڈ ملتان، فون: 061-545783-544440 فیکس 92-61-545524
E-Mail: info@khairulmadaris.com.pk

© rasailojaraid.com